

پاکستان میں عراق کے طرز پر دیوبندی و بریلوی مکاتب فکر کو لڑانے کا امریکہ و برطانیہ کا خطرناک منصوبہ

یہ بات روز اول ہی سے اظہر من الشمس ہے کہ مغرب اسلام دشمنی کا کوئی موقع صدیوں برس سے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ ہر دور اور ہر زمانے میں مغرب اسلام کی بنیاد پر کئی کئی میں اندرونی اور بیرونی طور پر کسی نہ کسی محاذ پر نبرد آزما رہتا ہے۔ پہلے پہل عربوں اور سلطنت عثمانیہ میں غلط فہمیاں اور اختلافات پیدا کر کے عظیم اسلامی سلطنت خلافت عثمانیہ کو پارہ پارہ کیا گیا، پھر مشترکہ ہندوستان میں قادیانیوں کا فتنہ پیدا کر کے امت مسلمہ کا شیرازہ بکھیرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اسی طرح دیوبندی، بریلوی مکاتب فکر کے درمیان بھی برطانوی سامراج نے ہر ممکن کوشش کی کہ ان کے فکری اور بعض عقائد پر قائم ثانوی درجہ کے اختلافات کو بڑھا چڑھا کر انہیں باہم مد مقابل کیا جائے لیکن الحمد للہ دونوں جانب کے اکابرین نے برطانوی سامراج کا یہ منصوبہ بروقت ناکام بنادیا تھا اور ان کے اختلافات مناظروں اور تحریروں تصنیف اور جواب در جواب کی حد سے آگے نہ بڑھے، پھر بعد میں عراق میں امریکہ نے اپنی واضح شکست اور ناکامی کو بھانپتے ہوئے شیعہ سنی اختلافات کو بڑی مہارت کے ساتھ بروئے کار لاتے ہوئے دونوں فرقوں کو امریکہ کے خلاف جنگ سے موڑ کر ایک دوسرے کے مد مقابل کر دیا اور اب دونوں فرقے امریکی استعمار کو چھوڑ کر دن رات ایک دوسرے کو مٹانے میں مصروف عمل ہیں۔ اور اب اس کا نتیجہ یہ ہے کہ امریکہ کے عراق میں اکھڑتے ہوئے قدموں کو وقتی طور پر سہارا مل گیا ہے اور اب وہ وہاں پر مستقل ڈیرے ڈالنے کے خواب دیکھ رہا ہے، بد قسمتی سے دونوں فرقوں کو اس کا احساس نہیں ہو رہا۔ اسی تجربے کی بناء پر امریکہ اور برطانیہ دونوں نے مل کر پاکستان میں ایسا ہی ایک بہت بڑا خطرناک منصوبہ شروع کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں پہلے پہل بلیک واٹر، سی آئی اے اور اس کے ایجنٹوں کے ذریعے ملک بھر اور خصوصاً کراچی کے جید علمائے کرام کے ٹارگٹ کیلنگ آئے روز کرائی جا رہی ہے، اور شیعہ سنی کے درمیان بھی ایک خطرناک جنگ کے شعلے لگانے کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے خطرناک سازش یہ ہے کہ بریلوی مکتب فکر کو اشتعال دلانے کیلئے اور پاکستانی قوم و امت مسلمہ کو تفرقہ اور فساد پھیلانے کیلئے پاکستان میں موجود بزرگان دین اولیاء اللہ کے مزارات پر وقفے وقفے سے بم حملے کرائے جا رہے ہیں، اور درجنوں معصوم، بے گناہ لوگوں کو ان کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اس کے نتیجے میں ملک بھر میں ہولناکیاں رونما ہو رہی ہیں۔

کیونکہ طالبان کا تعلق عقیدے کے لحاظ سے مسلک دیوبند سے ہے (اگرچہ دارالعلوم دیوبند ان تمام معاملات پر اپنا تفصیلی فیصلہ اور فتویٰ دے چکا ہے) اسی لئے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے مسلک دیوبند کے خلاف ان دنوں منفی پروپیگنڈے، کردار کشی اور ہرزہ سرائی کا بازار خوب گرم ہے اور بریلیوی علماء جو جذبات کی رو میں آ کر اور امر کی سازش کی باریکیوں سے بے خبر ہو کر کھلم کھلا دیوبندیوں کے خلاف ان دنوں سینہ سپر ہو کر ایسی ایسی نامناسب باتیں اور تقریریں کر رہے ہیں جس سے آسانی کے ساتھ امریکہ کے عزائم کا ایجنڈا (خاک بدہن) شروع ہونے والا ہے۔ اس سلسلے میں ”سنی اتحاد کونسل“ کے کرتا دھرتا آگ اور خون کے کھیل کو مخصوص ایجنڈے اور خفیہ طاقتوں کے اشارے پر پورے پاکستان میں پھیلا رہے ہیں، اگرچہ علماء دیوبند اور وفاق المدارس اور دیوبند مسلک کے تمام چیدہ چیدہ دینی مدارس کے اکابرین اولیاء اللہ کے مزارات پر خود کش حملوں کی نہ صرف بھرپور مذمت کر چکے ہیں بلکہ اس سلسلے میں اپنے مکمل تعاون کا اظہار بھی کر چکے ہیں۔ اور اس قسم کی بین الاقوامی سازش کو ناکام بنانے کی ہر ممکن تعاون کا یقین بھی حکومت اور بریلیوی مکتب فکر کو دلا چکے ہیں لیکن پھر بھی بریلیوی مکتب فکر کے چند سیاسی رہنماؤں کو آگ و خون کو مزید بھڑکانے کا مشغلہ نہ جانے کیوں مرغوب لگ رہا ہے؟

مسلک دیوبند الحمد للہ راہ اعتدال کا نام ہے۔ اس کا افراط و تفریط، غلو و تشدد سے کوئی کام نہیں۔ اولیاء اللہ اور اس کے مزارات کی بے حرمتی یا اس کے مٹانے اور اس کی پامالی کا تصور بھی مسلک دیوبند میں دور دور تک پایا نہیں جاتا۔ جان بوجھ کر پہلے پشاور میں صوفی شاعر بزرگ اور روحانی پیشوا حضرت عبدالرحمان بابا کے مزار کو اڑایا گیا، پھر لاہور میں حضرت سید علی ہجویری قدس سرہ کے مزار پر خطرناک حملے کئے گئے، پھر بھی جب امریکہ اور اسکے ایجنٹوں کے عزائم کو تقویت نہیں ملی تو پھر کراچی میں حضرت سید عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر حملہ کیا گیا، جب کراچی میں بھی مسلکی اختلافات نے نمو نہ پائی حالانکہ دشمنوں نے تو بہت گہری سازش کر کے کراچی کو نشانے کے طور پر چنا تھا۔ کیونکہ کراچی تو پہلے ہی بارود کا ڈھیر بنا ہوا ہے لیکن الحمد للہ دونوں فرقوں کے اکابرین نے نخل اور بردباری کا مظاہرہ کر کے اس آگ کو ٹھنڈا ہی رکھا۔ اس کے بعد پنجاب میں پاکپتن شریف میں بھی ایک خطرناک حملہ کیا گیا، لیکن اس کے نتائج بھی مطلوبہ مقاصد حاصل نہ کر سکے۔ لیکن اب دشمن اس سے بڑی خطرناک نئی چالیں شروع کرانے والا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں فرقوں کے اہم رہنماء اور پہلے سے قائم مختلف پلیٹ فارمز حالات کی نزاکت کا فوری احساس کرتے ہوئے ملک بھر اور خصوصاً چاروں صوبوں اور بڑے شہروں میں مل بیٹھ کر اس امر کی اور برطانوی سازش کا قلع قمع کرائیں۔ پاکستان پہلے ہی ہر لحاظ سے کمزور ہو رہا ہے۔ اگر امریکہ اور برطانیہ شیعہ سنی، دیوبندی بریلیوی مکتب فکر کو لڑانے میں کامیاب ہو گیا تو اس سے پاکستان کا وجود خدا نخواستہ کمزور ہو سکتا ہے۔ ہم سب کو مل کر اس گہری سازش اور اس کے فساد ی گماشتوں سے باخبر ہو کر اتحاد و اتفاق و یکجہتی کیلئے عملی کام کرنا چاہیے۔ اسی میں دونوں فرقوں کی بقاء اور امت مسلمہ کی بہتری کا راز مضمر ہے۔